برصغیر میں اسلامی صحافت کی تاریخ اور ارتقا، ڈاکٹر سلیم الرحمٰن خان ندوی۔
ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی۔ تقسیم کنندہ: اکیڈمی بک سنٹر، ڈی ۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ صفحات: ۴۱۹۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

انسانی تہذیب وثقافت میں اظہار وابلاغ کے متعدد ذرائع رُونما ہوئے۔ پریس کی ایجاد نے اخبار و اطلاعات کی ترسیل کا دائرہ بہت وسیع کر دیا۔ یورپ کی استعماری طاقتوں نے اپنے تجارتی اور توسیع پسندانہ عزائم کے تحت جب مسلم ممالک پر قبضہ کیا تو پریس کی طاقت کا استعمال بھی ہوا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد میں صحافت کے ابتدائی نقوش اُبھرے۔ ۱۷۸۰ء میں ملّی گزٹ سے متحدہ ہندستان میں صحافت کا آغاز ہوا۔ ۱۸۰۰ء میں فورٹ ولیم کالج قائم ہوا جس سے اُردو زبان کو تعلیم یافتہ طبقے میں اعتبار حاصل ہوا۔ ۱۸۲۳ء میں کلکتہ سے آئینہ سکندری کے نام سے فارسی زبان میں اخبار شائع ہوا۔ عیسائی اپنے اخباروں کے ذریعے اسلام پر شدید تنقید کر رہے تھے۔ اسلامی صحافت کا وجود معاصر حالات کے ردّعمل کے طور پر ہوا۔ ۱۸۲۳ء سے ۱۸۵۷ء تک مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے اخباروں کی تعداد ۴۴ تھی۔

زیرنظر کتاب میں برصغیر میں اسلامی صحافت کے آغاز اور ارتقا پر تحقیقی وتنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔ ۱۸۵۷ء میں اخبار سراج الاخبار وغیرہ میں مسلمانوں کے کارنامے منظرعام پر لائے جاتے تھے۔ جنگ کے بعد انگریز حکومت نے ایک مدت کے لیے مسلمانوں کے تمام اخبار بند کر دیے۔ دہلی اُردو اخبار کے ایڈیٹر مولوی محمد باقر کو توپ سے اُڑا دیا گیا۔ انگریزی اخبار مسلمانوں کے خلاف محاذ بنائے ہوئے تھے۔ سرسیداحمد خاں نے جریدہ سائنٹفک سوسائٹی اور تہذیب الاخلاق کے ذریعے مسلمانوں کو جدید تعلیم وتہذیب کی طرف راغب کیا۔

۱۸۵۸ء سے لے کر ۱۹۰۰ء تک مختلف زبانوں میں متحدہ ہندستان میں ہفت روزوں، ماہناموں، دس روزوں، پندرہ روزوں اور روزناموں کی تعداد ۲۵۱ تھی۔ ان اخبارات کے ناموں کے علاوہ ان کے مدیروں کے نام بھی لکھے گئے۔ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۴۷ء تک کے اخبارات کو اُردو صحافت کا سنہری دور کہا گیا ہے۔ انگریزی سامراج کے خلاف زوردار آواز حسرت موہانی نے ۱۹۰۳ء میں رسالہ اُردوے معلّٰی میں اُٹھائی۔ محمدعلی جوہر، ابوالکلام آزاد اور ظفر علی خان کے اخبارات نے